Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱۰/

یوم :- جمعہ — یکم ربیع الاول — سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۹ اخاء ۱۳۳۳ھش | ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

اطلاعات

ربوہ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۲۶ اکتوبر۔ تین چار دن سے دل کے مقام پر درد کی تکلیف ہے۔ وجہ نہیں معلوم ہو سکی۔ لاہور جا کے انشاء اللہ پتہ لیا جائے گا۔ خطرہ ہے کہ Angina کی تکلیف نہ ہو۔ کیونکہ آج ہلکی ہلکی درد سینہ کے پچھلی طرف بھی ہو رہی ہے۔ یعنی سینہ کے آگے کی طرف بھی دل کے مقام پر ہوتی ہے۔ اور پچھلی طرف بھی لیکن درد بہت خفیف ہے۔ ٹیس مار کر نہیں اٹھتی۔ ارادہ ہے کہ لاہور جا کر ڈاکٹروں کو دکھایا جائے۔ کیونکہ بعض آلات لاہور میں مل سکتے ہیں۔ ربوہ میں میسر نہیں آ سکتے۔

۲۷ اکتوبر۔ ضعف ہے۔ دل کی درد کا دورہ ۲۴ گھنٹے سے نہیں ہوا۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈاکٹر خان صاحب پاکستان کی مرکزی کابینہ میں شامل کر لئے گئے

ان کے قلمدانِ وزارت کا آج اعلان کیا جائے گا ـ نئی کابینہ کے پہلے اجلاس کا انعقاد

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر کراچی میں ڈاکٹر خان صاحب نے مرکزی وزیر کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ ڈاکٹر خان صاحب کو جو محکمہ دیا جائے گا۔ اس کا کل اعلان کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر خانصاحب صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں

ادھر آج نئی مرکزی کابینہ کا پہلا اجلاس گورنر جنرل ہاؤس میں منعقد ہوا۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے صدارت کی۔

لاہور اور امرتسر کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ سات سال سے زیادہ عرصہ کے بعد آج پہلی مرتبہ لاہور اور امرتسر کے درمیان ٹرینیں چلنی شروع ہو گئیں۔ لاہور اور امرتسر سے دونوں گاڑیاں اپنے وقت پر روانہ ہوئیں۔ آج صبح امرتسر سے جو گاڑی چلی۔ وہ دوپہر کو لاہور پہنچ گئی۔ اس میں ۱۷۲ مسافر سوار تھے۔ جن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم نئی دہلی راجہ غضنفر علی خاں اور ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبدالرحمٰن بھی تھے۔ کسٹم پولیس اور ریلوے کے حکام نے جلو میں مسافروں کی سہولت کے لئے جو انتظامات کئے تھے۔ راجہ غضنفر علی خاں نے ان کا معائنہ کیا۔ بعد ازاں وہ جلو سے لاہور تک موٹر کار میں آئے۔

ہندوستانی ٹرین جب امرتسر سے روانہ ہوئی تو سینکڑوں لوگوں نے ہندوستان پاکستان دوستی زندہ باد کے نعرے لگائے۔ لاہور سے چلنے والی گاڑی ٹھیک سوا نو بجے پاکستان زندہ باد کے نعروں کے درمیان روانہ ہوئی۔ اس میں ایک سو نوے مسافر سوار تھے۔ یہ گاڑی اپنے وقت پر امرتسر پہونچ گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سینکڑوں دیہاتی لاہور سے جلو تک ریلوے لائن کے دونوں طرف لائن باندھے کھڑے تھے۔ سات سال کے بعد پہلی مرتبہ انہوں نے اس لائن پر ٹرینوں کو آتے جاتے دیکھا۔

* نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے کہا ہے کہ اگر کولمبو منصوبہ کی امداد میں جنوب مشرقی ایشیا کے ادارے کے اقتصادی پہلوؤں کو شامل کیا گیا تو ہندوستان اس امداد کو قبول نہیں کرے گا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

جماعت میں یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو حسنات دارین سے نوازے۔ علم و عمل کے زیور سے آراستہ کرے اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ادارہ الفضل اس مبارک تقریب پر جماعت کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صدق دل سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے تعمیر مکانات کا کام

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ حسب سابق آج بھی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام تعمیری کام کے سلسلہ میں تین پارٹیاں مختلف جگہوں پر روانہ کی گئیں۔ ان میں سے آٹھ خدام پر مشتمل ایک پارٹی علاقہ دھوبی منڈی میں مصروف عمل رہی۔ جس نے تیرہ فٹ لمبی۔ پندرہ فٹ اونچی ایک دیوار بنائی۔ علاوہ ازیں ایک بوسیدہ دیوار کو گرا کر اس کے ملبہ کو صاف کیا گیا۔

دوسری پارٹی جو پانچ خدام پر مشتمل تھی۔ علاقہ کوچہ چھوٹن شاہ میں کام کرتی رہی۔ جہاں پر انہوں نے تعمیر کے لئے ابتدائی کام کیا۔

تیسری پارٹی جو چھ خدام پر مشتمل تھی۔ انچارج پولیس تھانہ مصری شاہ کی فرمائش پر آبادی گھوڑے شاہ حلقہ سلطان پورہ میں بھیجی گئی۔ جہاں پر اس پارٹی نے ایک شکستہ دیوار گرائی اور پانی کے اخراج کے لئے ایک لمبی نالی کی تعمیر کی۔

جاپان کے وزیر خارجہ کا عزم رنگون

ٹوکیو ۲۸ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر اوکازاکی ۷ نومبر کو ٹوکیو سے رنگون پہنچیں گے وہ وہاں تاوان جنگ کے سمجھوتے اور برما اور جاپان کے صلح نامہ پر حکومت جاپان کی طرف سے دستخط کریں گے۔ تاوان جنگ کے سمجھوتے پر پچھلے ہفتہ ابتدائی طور پر دستخط ہو چکے ہیں۔ البتہ صلح نامہ کے متعلق ابھی بات چیت ہو رہی ہے

پانچ ہزار ہندوستانی باشندوں کو لنکا چھوڑنے کا حکم

کولمبو ۲۸ اکتوبر۔ لنکا میں بسنے والے پانچ ہزار ہندوستانی باشندوں کو لنکا کی حکومت کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ تین ماہ کے اندر اندر ہندوستان چلے جائیں۔ ان میں سے دو سو اشخاص ہندوستان روانہ ہو چکے ہیں۔

ایرانی سینیٹ نے تیل کے سمجھوتہ کی توثیق کر دی

تہران ۲۸ اکتوبر۔ تیل کے متعلق ایرانی حکومت اور بین الاقوامی تیل کمپنیوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ آج سینیٹ نے بھاری اکثریت سے اسے منظور کر لیا۔ اکتالیس ووٹ سمجھوتہ کے حق میں اور چار ووٹ مخالفت میں آئے۔ تین ممبروں نے رائے نہیں دی۔ غالباً کل شاہ اس پر دستخط کر دیں گے۔

تین سال کے بعد ہفتہ کے دن سے آبادان کے کارخانہ سے ایرانی تیل دنیا کی منڈیوں میں پہونچنا شروع ہو جائے گا۔ تیل لینے کی غرض سے ستر جہاز خلیج فارس میں لنگر انداز ہیں۔ ہفتہ کے روز پہلا جہاز آبادان کی بندرگاہ میں داخل ہو گا۔ اس دفعہ پر ایک تقریب کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی میں التوا کی تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی

سری نگر ۲۸ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد دستور ساز کے سپیکر نے التوا کی ایک تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ تحریک میں نظر بندوں کے خاندانوں کی مصیبتوں اور پریشانیوں کو اسمبلی میں زیر بحث لانے کی اجازت مانگی گئی تھی۔ یہ تحریک مسٹر محی الدین پیش کرنا چاہتے تھے۔ جنہوں نے حال ہی تین اور ممبروں کے ساتھ مل کر حزب مخالف بنائی ہے سپیکر نے تحریک مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ تحریک کسی قطعی معاملہ کے متعلق نہیں اسلئے اسے پیش م م کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کس شخص کا اسلام زیادہ فضیلت والا ہے؟

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ ابوموسےٰ کہتے ہیں کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کس شخص کا اسلام زیادہ فضیلت والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

(۱) احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اندرونی اور بیرونی محلہ جات ربوہ میں اراضی موجود ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط وکتابت تفصیلات معلوم فرمائیں

(۲) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمین تبدیل کرانا چاہیں۔ وہ اپنی ادا کردہ رقم اور نئی رقم کا فرق ادا کرکے تبادلہ کروا سکتے ہیں۔

(۳) ہلکی قسم کے کارخانوں کے لئے دو دو کنال کے پلاٹ بھی موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خط وکتابت فرمائیں۔

(۴) دوکانوں کے لئے بھی چند پلاٹ باہر کے محلہ دارالیمن (الف) ربوہ میں موجود ہیں۔ خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

رائل پاکستان نیوی میں فورمینوں کی ضرورت

تنخواہ ۲۰۰-۱۵-۲۷۵/۲۵/۱۲۵-۵-۵۰۰ - الاؤنس علاوہ درخواستیں ۱۱/۱۱/۵۵ء تک بنام Captain Superintendent R.P.N. Dockyard West Wharf Karachi

شرائط: ۱/۱/۵۵ کو عمر ۲۷ تا ۴۰۔ انجینئرنگ کی ٹیکنیکل ڈگری یا ڈپلومہ سکیل ڈرائنگ و آلات پریسن میں مہارت۔ تجربہ ورکشاپ۔ تجربہ فرائض نگرانی (سول لاہور ۲۲/۱۰/۵۵ء)

سیکنڈ کلرکوں کی ضرورت

تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰/۵-۱۲۵/۵-۱۵۰ - الاؤنس گرانی و لوکل الاؤنس علاوہ۔

شرائط: میٹرک عمر ۱۸ تا ۲۲ - گریجوایٹ ۲۵ تک بصورت گریجوایٹ ابتدائی تنخواہ زیادہ۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست مشتمل بر ضروری کوائف۔ بصورت پنجاب بنام مینجر سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور۔ بصورت سرحد بنام مینجر پشاور وغیرہ۔ آخری تاریخ ۱۱/۱۱/۵۵ء۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ڈان مورخہ ۱۸/۱۰/۵۵ء (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

یکم اکتوبر بروز جمعۃ المبارک خدا تعالےٰ نے عاجز کو بیٹا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازئ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ڈاکٹر میاں نور محمد سلانوالی)

سالانہ اجتماع پر آنے والے خدام

نوٹ فرمالیں

امسال ربوہ میں گذشتہ سالوں کی نسبت سردی زیادہ ہے۔ رات کافی ٹھنڈی ہوتی ہے اس لئے اجتماع پر آنے والے خدام مناسب بستر ساتھ لائیں۔ تا سردی کی تکلیف سے محفوظ رہ سکیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے

نماز کی اصلی غرض اور مغز دُعا ہی ہے۔ اور دعا مانگنا اللہ تعالےٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے۔ اور اضطراب ظاہر کرتا ہے۔ تو ماں کس قدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی تعلیم کا ایک تعلق ہے۔ جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے۔ اور نہایت عاجزی اور خشوع خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے۔ تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے۔ اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

۱۰ نومبر ——— یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

برادران اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دینی لحاظ سے جس مہیب اور پُر آشوب زمانہ میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کا مشاہدہ آپ بھی کر رہے ہیں اور اہل علم کی نظروں میں بھی یہ غیر متوقع نہیں تھا۔ کیونکہ مخبر صادق (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے خبر دی تھی۔ اس کے بد اثرات سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ کی ابدی شریعت قرآن پاک اور دنیا کے آخری ہادی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے مگر آج "اسلام" "اسلام" پکارنے والے اسلام سے برگشتہ ہیں۔ اور بانئ اسلام کی محبت کا دعوےٰ کرنیوالے اسلام کیلئے باعثِ ننگ و عار ہیں انہوں نے اس مجسمہ نور اور حسن واحسان کے کامل نمونہ کی پیروی سے منہ موڑ لیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان جو اپنے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے دنیا کا استاد مانا جاتا تھا۔ آج زمانہ بھر میں ذلیل و رسوا ہے پس آؤ! اس زندہ خدا کے زندہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوۃ حسنہ کو دنیا کے سامنے رکھیں۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ حسب دستور سابق مورخہ ۱۰ نومبر ۵۵ء بروز بدھ اپنی اپنی جگہ سیرۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جلسے منعقد کرکے آنحضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاکیزہ سوانح حیات کے ہر پہلو کو وضاحت سے بیان کریں۔ حضور اقدسؐ کی سیرۃ پر بولنے کے لئے نوجوانوں کو خاص طور پر موقع دیا جائے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء
92

تکسیر انظام

(۱)

کہا جاتا ہے کہ آج دنیا میں دو نظریاتی بلاک ہیں۔ جو باہم دست و گریباں ہونے اور ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک اشتراکیت ہے اور دوسرا مغربی جمہوری نظام۔ اشتراکیت ایک کلیاتی نظام ہے۔ جس میں کوئی شخص اپنی ذاتی رائے نہیں رکھ سکتا۔ یا کم از کم اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اس نظام میں ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ نہ صرف حکومت نہ صرف تمدن اور معاشرت بلکہ اپنے خاندان کے اندر بھی انہی اصولوں پر عمل کرے۔ جو حکومت نے اس کے لئے مقرر کر دیئے ہیں۔ ان سے وہ ذرا بھی انحراف نہیں کر سکتا یہاں تک کہ کھانا پینا چلنا پھرنا نشست و برخاست اور سیر و تفریح بھی انہی قواعد کے مطابق ہونی ضروری ہے۔ جو ریاست نے مقرر کر دیئے ہیں۔ گویا کہ انسان ایک مشین ہے۔ جس میں روح نہیں۔ بلکہ کچھ قوتیں ہیں۔ جن کو وہ اسی طرح استعمال کر سکتا ہے۔ جس طرح سٹیٹ یعنی ریاست مناسب سمجھتی ہے۔

اس نظریہ کے مطابق ریاست ہی اصل چیز ہے۔ انسان بطور خود کوئی انفرادی ہستی نہیں رکھتا۔ جس طرح ایک مشین کے پرزے کام کرتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کو بھی کرنا چاہیئے۔ ورنہ حکومت کی تلوار سر پر ہے۔ وہ جب کسی کو ایک انچ ادھر یا ادھر ہوتا محسوس کرے جھٹ گردن اتار دے۔ پھر جن کے ہاتھ میں طاقت ہے۔ وہ چاہیں تو ہر اختلاف رکھنے والے بڑے بڑے آدمی کو عدم آباد پہنچا سکتے ہیں۔ چنانچہ بیریا اور اس کے ساتھیوں کا اور اس کی طرح ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کا روس میں جو اس نظریہ کا پابند اور علمبردار ہے یہی حشر ہوا ہے۔

کہنے کو تو اشتراکی حکومتیں بھی جمہوری کہلاتی ہیں۔ مگر وہاں انتخابات میں صرف ایک پارٹی ہی کو ووٹ دیا جا سکتا ہے۔ حال ہی میں مشرقی جرمنی میں جو براہ راست روس کے زیر اقتدار ہے جو انتخابات ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیلات کا مطالعہ کریں۔ تو یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ وہاں ہر سیٹ کے لئے ایک ہی امیدوار ہوتا ہے جس کو حکومت کھڑا کرتی ہے۔ عوام کو تاکید کی جاتی ہے کہ اس کو ووٹ دیں۔ ظاہر کرنا یہ مقصود ہوتا ہے کہ تمام لوگ اسی کو چاہتے ہیں۔

اس نظام میں مذہب تو الگ رہا کوئی ایسی بات صحیح نہیں سمجھی جاتی۔ جو مادی نقطۂ نظر پر مبنی نہ ہو ویسے کہا یہ جاتا ہے کہ ہر مذہب آزاد ہے۔ جو چاہے کوئی مذہب رکھے۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ریاست کا مذہب الحاد ہے۔ اور جس طرح ہر ایک کو اپنے مذہب کی آزادی ہے اور تبلیغ کا حق ہے۔ اسی طرح ریاست بھی آزاد ہے اور اسے حق ہے کہ اپنے مذہب کو ترویج دے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جب ریاست اپنے مذہب کی تبلیغ کرے۔ تو اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ سب تعلیمی ادارے اس کے قبضہ میں ہیں۔ یہاں تک کہ علم و ادب سائنس و فلسفہ سب پر اس کا اجارہ ہے۔ کیونکہ طاقت اس کے ہاتھ میں ہے۔ جیسا کہ کسی وقت اکبر الٰہ آبادی نے کہا تھا ؎

خوب فرمایا یہ شاہ جرمنی نے پوپ سے
وعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن دہان توپ سے

اس نظام میں حکومت نے بڑے بڑے نفسیاتی ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ جہاں طلباء کے ہی نہیں بلکہ عوام کے بھی دماغ دھولے جاتے ہیں۔ یعنی ان کی انانیت اور انفرادیت کو اشتراکی سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ یہ حکومت کے اپنے مذہب کی تبلیغ کا طریقہ ہے۔ اب یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ کہ جو طاقتیں اور ذرائع تبلیغ دین کے اس کو حاصل ہیں۔ وہ اس سے چھین لئے جائیں۔ اور وہ تبلیغ کے لئے اپنی بے پناہ قوتوں کو استعمال نہ کرے۔

روس چونکہ اشتراکیت کا منبع ہے۔ اور اس نے بے پناہ مادی ترقی کر لی ہوئی ہے۔ دوسرے ممالک میں بھی وہ تیندوے کی طرح اپنی تاریں پھیلاتا ہے۔ مشرق و مغرب میں دور تک اس کی سازشیں پہنچ رہی ہے۔ مغرب یعنے یورپ میں تو اس کی فتوحات ابھی اتنی وسیع نہیں ہو سکیں۔ مگر مشرق میں اس نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کی ہیں۔ چین جس کی وسعت اور آبادی دنیا میں تمام دوسرے ممالک سے زیادہ ہے۔ اس میں وہ کامیاب ہو چکا ہے۔ اور اس کی تاریں مشرق بعید ہی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا کے ممالک میں پہنچ گئی ہوئی ہیں۔ خود برطانیہ اور امریکہ بھی اس سے خالی نہیں۔

اس بلاک کے بالمقابل امریکہ اور برطانیہ کی آزاد جمہوریت ہے اس کا نظام سرمایہ دارانہ ہے۔ یعنے ہر انسان کو آزادی ہے۔ کہ وہ جس قدر چاہے دولت پیدا کرے۔ اور جس طرح چاہے اس کو خرچ کرے۔ البتہ حکومت نے بڑی بڑی آمدنیوں پر بڑے بڑے ٹیکس عائد کئے ہوئے ہیں۔ بے شک اس نظام حکومت میں انفرادی آزادی ہے۔ ہر شخص جو دین چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ مگر یہاں بھی ایسے قانون بنائے جا سکتے ہیں۔ جو بظاہر تو بالکل معصوم نظر آتے ہیں۔ لیکن جن کا نتیجہ عوام کی آزادیوں پر پابندیوں کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ اس نظام کا ڈھانچ بھی سراسر مادیات پر قائم ہے۔ یہاں بڑے بڑے مالدار تو خوب عیاشیاں کرتے ہیں۔ معاشرت کا نظام کہنے کو تو آزاد ہے۔ مگر حقیقت میں ان لوگوں کے لئے جو دولت مند نہیں۔ ضیق النفس کا باعث ہے۔ کارخانوں کے مالک گویا فرعون زمانہ اور مزدور دقت ہیں۔ اور غربا نہایت تکلیف دہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

الغرض مغربی دنیا کی یہ حالت ہے جس کو اب خود اہل مغرب بھی بری طرح محسوس کرنے لگے ہیں۔ مگر اس کا چارہ کوئی نظر نہیں آتا۔ بڑے بڑے دانشمند سوچ میں پڑے ہیں۔ کہ جو تباہی ان دونوں نظاموں کی وجہ سے دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ اس کو کس طرح ٹالا جائے۔ مگر ان دانشمندوں کی دانشمندی جو تدابیر سوچتی ہے۔ وہ بھی چونکہ اسی ماحول میں ہوتی ہے۔ جو ماحول ان دونوں نظاموں نے پیدا کر دیا ہے۔ اس لئے وہ کسی نتیجہ پر پہنچنے سے قاصر ہیں۔

اب کچھ عرصہ سے بعض مسلمانوں کے دل میں خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ اسلامی نظام ہی دنیا کی موجودہ بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ اگر اسلامی نظام دنیا میں رائج کیا جائے تو اس کے دکھ دور ہو سکتے ہیں۔ اور دنیا تباہی سے بچ سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک میں یہ خیال بالکل درست ہے

مگر سوال یہ ہے کہ اسلامی نظام ہے کیا اور اس کو دنیا کے سامنے کس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت تو یہ حالت ہے کہ مغربی تہذیب مشرق میں بھی نفوذ کر رہی ہے۔ اور خود اسلامی ممالک میں بھی دو خیال منظر عام پر آئے ہوئے ہیں۔ بہت سے لوگ اشتراکیت کے اصول مساوات سے متاثر ہیں۔ اور چونکہ یہاں بھوک مغرب سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے اشتراکیت انہیں نہایت دلآویز بہشتی جزیرہ نظر آتی ہے۔

دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو مغربی جمہوریت کے دلدادہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اشتراکیت میں انسانی ضمیر مر جاتی ہے۔ اس کا کلیاتی نظریہ انسان کو مشین بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اور وہ علی الاعلان ایک ملحدانہ تحریک ہے۔ اس کے بالمقابل جمہوریت میں کم از کم انفرادی آزادی تو قائم رہتی ہے۔ مگر جب وہ امریکہ اور برطانیہ میں اخلاقی اور روحانی اقدار کا فقدان دیکھتے ہیں تو بہت سی طبیعتیں کانپ جاتی ہیں۔

اس کے باوجود اسلامی ممالک میں خاصی تعداد ایسے نفوس کی ہے۔ جو اسلامی نظام کو اگر اسلام کو بھی کوئی ایسا نظام کہا جاتا ہے اشتراکیت اور سرمایہ داری کے مقابلہ میں ایک معتدل اور صحیح نظام کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اور وہ یقین رکھتی ہے کہ اسلام دنیا میں پھیل کر ان تمام برائیوں کا قلع قمع کر دے گا۔ وہ یقیناً ایک دن کامیاب ہو گا۔ یہ خیال جماعت احمدیہ کا ہے۔ وہ مغرب و مشرق میں اسلام کو پھیلانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور اس کا یقین ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے اسی مقصد سے کھڑی ہوئی ہے۔

ہم اس تحریک کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ بلکہ ایک اور بات کا اس ضمن میں ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مختلف اسلامی ممالک میں بعض تحریکیں اسلام کے نام پر کھڑی ہوئی ہیں۔ مصر میں اخوان المسلمین ایران میں فدائیان اسلام اسی طرح بعض دیگر اسلامی ممالک میں بھی اسی قسم کی تحریکیں پیدا ہوئی ہیں۔ اگرچہ ہم ان تحریکوں کے چلانے والوں کی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی دانست میں اچھا ہی کر رہے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام تحریکیں باوجود اس کے کہ وہ اسلام کے نام پر کھڑی ہوئی ہیں۔ اور ان کے ارکان اسلامی عبادات پر بظاہر عمل بھی کرتے ہیں۔ مگر دانستہ یا نادانستہ ان تحریکوں نے جو طریق عمل اختیار کیا ہے۔ وہ سراسر اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اس طرز عمل کا باقی دنیا پر کیا اثر مترتب ہو رہا ہے۔ اور کیونکر باقی دنیا میں اسلام کے متعلق شکوک بڑھ رہے ہیں۔ اس پر ہم آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے (باقی)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے اجتماع کے دن قریب آ رہے ہیں۔ مجالس اس کے لئے تیاری کر رہی ہوں گی مگر ابھی تک دفتر میں ضروری اطلاعات بہت کم مجالس کی طرف سے آئی ہیں۔ بقیہ مجالس کو بھی اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

(۱) ہر خادم کے پاس بیج ہونا ضروری ہے۔

(۲) ہر خادم کے پاس خدام کا سامان (تھیلہ معہ دوسری اشیاء) مکمل ہونا ضروری ہے۔

(۳) خیموں کا سامان مجالس اور خدام ساتھ لائیں۔

(۴) علمی مقابلوں میں مضمون نویسی کے لئے کاغذات ساتھ لائیں۔

(۵) ہر خادم کے پاس کپڑے کا بلا ضرور ہونا چاہیئے جس پر اس کا نام مجلس کا نام اور قطعہ کا نام لکھا ہو گا۔

(۶) خادم کے تھیلے میں ... نسخوں میں جو عنوانات ہیں ... ہوا ...

"دو دردناک حادثات" والے مضمون کے متعلق

ایک دوست کے سوال کا جواب

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی

الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء میں میرا ایک مختصر سا مضمون زیر عنوان "دو دردناک حادثات" شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں میں نے میجر محمد اسلم خان مرحوم کے اکلوتے بچے کے کھڑکی سے گر کر وفات پانے اور فلائنگ آفیسر عبدالحمید خان غزنوی کے المناک ہوائی حادثہ کے متعلق ان کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس قسم کے تلخ حادثات کے پس منظر اور ان کے دینی فلسفہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور یہ اصول بیان کیا تھا کہ عام حالات میں اس قسم کے حادثات لاء آف نیچر یعنے قضا و قدر کے قانون کے ماتحت ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے شریعت کے قانون کے ماتحت (جو انسان کی نیکی بدی سے تعلق رکھتا ہے) وجوہات تلاش کرنا درست نہیں بلکہ اس قسم کی کوشش بسا اوقات بعض خام طبیعتوں کو دہریت کی طرف۔ اور بعض کو تناسخ کے عقیدہ کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ اس تعلق میں میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اگرچہ یہ دونوں ازلی قانون یعنے (۱) قانون شریعت اور (۲) قانون نیچر خدا ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ مگر خدا کی حکیمانہ مشیت کے ماتحت وہ الگ الگ دائروں میں کام کرتے ہیں۔ اور عام حالات میں ایک دوسرے کے دائرے میں دخل انداز نہیں ہوتے۔ چنانچہ میں نے اس قسم کی مثالیں دے کر تشریح کی تھی کہ کسی انسان کی نیکی یا دینداری جو شریعت کے قانون سے تعلق رکھتی ہے اسے سنکھیا کے زہر سے محفوظ نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہی غرقاب پانی میں ڈوبنے سے بچا سکتی ہے اور نہ ہی ایک گرتی ہوئی چٹان کی ٹکر کے رستہ میں روک بن سکتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ یہ سب باتیں نیچر کے قانون کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جس کی جزا سزا اسی دنیا میں ملتی ہے۔ اور اس کے خلاف انسان کی نیکی بدی کا تعلق شریعت کے قانون کے ساتھ ہے۔ جس کی جزا سزا کے لئے آخرت کی زندگی مقرر ہے۔ اس قسم کی مختصر تشریح کرنے کے بعد میں نے اپنے اس مضمون میں یہ وضاحت بھی کر دی تھی۔ کہ یہ ایک بہت وسیع اور باریک مضمون ہے۔ جس کی تفصیل کی اس مختصر نوٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ البتہ جو دوست پسند کریں۔ اور علمی شوق رکھتے ہوں وہ میری تصنیف "ہمارا خدا" کے متعلقہ ابواب میں مفصل بحث ما[illegible]

میرے اس مضمون کے متعلق جس کا خلاصہ اوپر درج کیا گیا ہے ضلع مظفر گڑھ کے ایک دوست نے جو اپنے آپ کو ریاست پٹیالہ کا مہاجر ظاہر کرتے ہیں مجھے ایک خط لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی اس پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس مضمون سے جماعت میں غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس غلط خیال کے جم جانے کا اندیشہ ہے۔ کہ انبیاء اور صلحا کے معجزات اور دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں بھی قضا و قدر کے حادثات کسی صورت میں ٹل نہیں سکتے اور اس طرح جماعت میں نعوذ باللہ دعاؤں کی طرف سے بے رغبتی اور ایک گونہ بے دینی کا رستہ کھل جائے گا۔ میں اپنے اس دوست کے اس جذبہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ اس جذبہ کی بنیاد نیکی پر مبنی ہے۔ مگر ساتھ ہی اس افسوس کے اظہار سے رک نہیں سکتا۔ کہ ہمارے اس دوست نے نہ تو میرے اس مضمون کو غور سے پڑھا ہے۔ اور نہ ہی جیسا کہ میں نے لکھا تھا۔ میری تصنیف "ہمارا خدا" میں مفصل بحث مطالعہ کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے ورنہ انہیں یقیناً یہ پریشانی لاحق نہ ہوتی۔ جواب ہوئی ہے۔ کیونکہ میں نے اپنے اس مضمون میں اختصار کے باوجود ایک جگہ بریکٹ کے اندر یہ بات وضاحت کے ساتھ درج کر دی تھی۔ کہ جو خیال میں نے اس جگہ بیان کیا ہے۔ وہ صرف عام حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ ورنہ مستثنیات کا معاملہ جداگانہ ہے۔ جس کی اس مختصر نوٹ میں گنجائش نہیں۔ چنانچہ الفضل مورخہ ۱۵ اکتوبر والے مضمون میں میرے یہ الفاظ تھے کہ:

"سوائے مستثنیات کے جن کے ذکر کی اس جگہ گنجائش نہیں"

ان مستثنیات میں میرا اشارہ جیسا کہ میں نے اپنی کتاب "ہمارا خدا" میں تصریح کی ہے، انبیاء اور اولیاء کے خوارق اور دعاؤں کی قبولیت کی طرف ہی تھا۔ چنانچہ کتاب "ہمارا خدا" ایڈیشن دوم کے صفحہ ۲۳۳ پر یہ عبارت درج ہے:۔

"خوب یاد رکھو کہ نیچر اور شریعت (یعنی قانون نیچر اور قانون شریعت) دو الگ الگ حکومتیں ہیں۔ اور یہ حکومتیں مہذب سلطنتوں کی طرح ایک دوسرے کے انتظام میں دخل نہیں دیتیں بجز اس کے کہ خدا کی مرکزی حکومت کسی ضرورت کے وقت ایک ملک کی فوج کو دوسرے ملک کی امداد کے لئے جانے کا حکم دے۔ جیسا کہ انبیاء اور مرسلین کی بعثت کے وقت جبکہ دنیا کی اصلاح کے لئے آسمان پر خاص جوش ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں قانون نیچر کی طاقتوں کو شریعت کی خدمت میں لگا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ **معجزات اور خوارق** انہی استثنائی قانون کی قدرت نمائی کا کرشمہ ہوتے ہیں مگر عام قانون یہی ہے کہ قانون نیچر اور قانون شریعت الگ الگ رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے دائرہ میں دخل نہیں دیتے۔ اور نہ ایک دوسرے کی خاطر اپنا رستہ چھوڑتے ہیں۔"

(مفصل بحث کے لئے دیکھو "ہمارا خدا" از صفحہ ۲۲۶ تا صفحہ ۲۴۱)

حق یہ ہے کہ دنیا کی روحانی اور مادی ترقی کے لئے ان دو قانونوں کا عام حالات میں ایک دوسرے سے الگ الگ رہنا ہی مناسب اور ضروری ہے۔ ورنہ سارا انتظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور مذہب کے میدان میں (جس کے لئے ایک حد تک اخفاء کا پردہ ضروری ہوتا ہے۔) اخفاء کا پردہ بالکل اٹھ جاتا ہے۔ اور انسان کی نیکی کسی جزا سزا کی مستحق نہیں رہتی۔ اور دوسری طرف مادی میدان میں علوم کی ترقی اور خواص الاشیاء کی تحقیق کا رستہ مسدود ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ اور ساری بات اس نکتہ پر آ جاتی ہے کہ نیکی کرو۔ اور تریاق کی تلاش کی بجائے محض نیکی کے نتیجہ میں سنکھیا کے زہر سے بچ جاؤ۔ نیکی کرو اور محض نیکی کے ذریعہ ہر قسم کی بیماری کا علاج کر لو۔ نیکی کرو اور تیرنا سیکھنے کے بغیر محض نیکی کے زور پر ڈوبنے سے محفوظ ہو جاؤ وغیرہ وغیرہ پس معجزات اور خوارق اور دعاؤں کی قبولیت کا قانون بے شک بالکل حق اور درست ہے بلکہ اگر خدائی آیات اور دعاؤں کی قبولیت کا قانون نہ ہو۔ تو مذہب ایک بالکل بے جان چیز بن کر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے عام حالات سے تعلق رکھنے والا اصول یہی ہے کہ شریعت کا قانون اور نیچر کا قانون الگ الگ دائرہ میں چلتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے کام میں دخل نہیں دیتے۔ نیچر یعنے قضاء قدر کے قانون میں یہی دنیا **دار العمل** ہے۔ اور یہی **دار الجزاء** ہے۔ مگر شریعت کے قانون میں یہ دنیا صرف دار العمل ہے اور دار الجزاء آخرت کی زندگی ہے۔

مثال کے طور پر دیکھو کہ کیا ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کو کوئی بیماری یا حادثے پیش نہیں آتے تھے؟ کیا احد کے میدان میں آپ دشمنوں کے ہاتھ زخمی نہیں ہوئے؟ کیا ایک دفعہ آپ گھوڑے سے گر کر کئی دن تک صاحب فراش نہیں رہے؟ کیا خیبر کی جنگ میں جبکہ آپ کو ایک بدبخت یہودی عورت نے زہر دیکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ آپ نے اپنی مرض الموت میں جبکہ آپ کی جسمانی طاقتیں کمزور پڑ رہی تھیں اس زہر کا اثر محسوس نہیں کیا تھا؟ اگر یہ سب واقعات تاریخ اسلام کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں تو اس بات میں کیا شبہ ہے کہ عام حالات میں نیچر کے قانون نے جو سب انسانوں پر حاوی ہے آپ پر اپنا طبعی اثر پیدا کیا۔ اور آپ کا ارفع مقام اور اعلےٰ روحانیت آپ کو ان طبعی عوارض سے محفوظ نہیں رکھ سکے۔ گو دوسری طرف اس عام قانون نیچر کے باوجود اللہ تعالےٰ نے ہمارے آقا کے ہاتھ پر بے شمار خوارق ظاہر فرمائے اور کئی موقعوں پر جبکہ خدا کی خاص مشیت کا تقاضا تھا نیچر بھی ادنیٰ غلاموں کی طرح آپ کے قدموں میں جھکی رہی اور یہی صورت اپنے اپنے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر مرسلین کے حالات زندگی میں نظر آتی ہے۔ پس سطحی خیال کے لوگوں کی طرح خدا کے دو جدا جدا حکیمانہ قانونوں کو خلط ملط نہ کرو۔ ورنہ تم اس قسم کے حادثات کی کوئی معقول تشریح نہیں کر سکو گے۔ جو میجر محمد اسلم خان مرحوم کے بچے اور فلائنگ آفیسر عبدالحمید غزنوی کو پیش آئے۔ اور یا تو تمہیں دہریہ لوگوں کی طرح یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ خدا کوئی نہیں۔ اور سب اندھیر نگری ہے۔ ورنہ دو معصوم اور نیک جانیں اس قسم کے دردناک حالات میں ضائع نہ ہوتیں اور یا ہندوؤں کی طرح یہ نتیجہ نکالو گا۔ کہ خدا تو بیشک ہے مگر مرنے والوں نے اپنی کسی سابقہ جون کی سزا پائی ہے۔ حالانکہ یہ دونوں نظریے بالبداہت باطل ہیں۔ پس حق یہی ہے کہ بے شک مرنے والے اور ان کے پسماندگان نیک تھے مگر ان کی نیکی شریعت کے قانون سے تعلق رکھتی تھی جو انہیں قانون نیچر کے حادثہ سے محفوظ نہیں رکھ سکی اور انہوں نے دانستہ یا نادانستہ نیچر کے قانون کو توڑنے کا خمیازہ بھگتا۔ لڑکا ایک بلند کھڑکی پر چڑھا اور چونکہ وہ خود ناسمجھ تھا اور کوئی روکنے والا قریب نہیں تھا۔ اس لئے وہ کھڑکی سے گر کر جاں بحق ہو گیا۔ اور اس کی معصومیت یا اسکے بعد اسکی والدہ کو پیش آنے والا غم والم اسے اس حادثہ سے بچا نہیں سکے۔ اسی طرح عبدالحمید خان غزنوی کا جہاز کسی اندرونی نقص کی وجہ سے جس کا اسے علم نہیں ہو سکا یا رستہ میں کوئی طوفان باد پیش آ جانے کی وجہ سے جس پر وہ قابو نہیں پا سکا یا کسی خطرناک ایئر پاکٹ میں داخل ہو جانے کی وجہ سے جو اسکے کنٹرول سے باہر تھا گر کر ہلاک ہو گیا۔ اور غزنوی مرحوم کی نیکی یا اسکے پسماندگان کو پہنچنے والا غیر معمولی صدمہ اسے اس حادثہ سے محفوظ نہیں رکھ سکے۔ کیونکہ یہ ایک عام نیچر کا واقعہ تھا

اس لئے خدا کی کوئی خاص استثنائی تقدیر بھی آڑے نہیں آئی۔ اور لاء آف نیچر کی عام تقدیر اپنا کام کر گئی۔ یہی وہ صاف اور سیدھی صورت ہے۔ جس کے ماتحت اس قسم کے حادثات کی معقول تشریح کی جا سکتی ہے۔ ورنہ اگر ایسے عام حادثات میں بھی نیکی بدی کے قانون کی دخل اندازی کا رستہ کھولا جائے۔ تو مذہب کے میدان میں کوئی امن باقی نہیں رہتا۔ اور انسان ایک ایسی بھول بھلیاں میں گھر جاتا ہے۔ جس میں اس کے لئے کوئی جائے مفر نہیں۔

میرا یہ نوٹ پھر مضمون کی وسعت اور باریکی کے لحاظ سے بہت مختصر ہے۔ مگر میں اپنی موجودہ صحت میں اس سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ اور صرف اس اصولی تشریح پر اکتفا کرتا ہوں۔ اگر باوجود اس تشریح کے کوئی ناواقف انسان یہ سمجھ کر دعا سے رکتا ہے۔ کہ جو کچھ مقدر ہے۔ وہ بہر صورت ہو کر رہے گا۔ اس لئے دعا کرنا بے سود ہے۔ یا کوئی جاہل شخص انبیاء اور اولیاء کے خوارق سے انکار کرتا ہے۔ تو وہ اسی طرح کی حماقت کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس طرح کہ ایک نادان انسان دوسری انتہا پر جا کر اس قسم کے حادثات سے دہریت یا تناسخ کے عقیدہ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے۔

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک لطیف ارشاد پر اس نوٹ کو ختم کرتا ہوں۔ حضور اپنی تصنیف "کشتی نوح" میں عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن قضاء و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں۔ تو بذریعہ دعا قضاء و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ قضاء و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔"

(کشتی نوح زیر عنوان عورتوں کو کچھ نصیحت)

اس لطیف حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں ایک طرف ان دو قانونوں (یعنی قانونِ شریعت اور قانونِ قضاء و قدر) کے دو علیحدہ علیحدہ وجودوں کو مانا ہے وہاں خاص حالات میں ان کے باہم اثر انداز ہونے کو بھی تسلیم کیا ہے۔ اور یہی حق ہے۔ کہ کل من عند الله فمال هؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا

نوٹ:۔ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ قضاء و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جب یہ دو قانون ایک دوسرے کے مقابل پر آجائیں۔ تو چونکہ اس دنیا کا عام قانون قضاء و قدر کا قانون ہے۔ اس لئے وہ شریعت کے قانون پر غالب آجاتا ہے۔ یعنی بالفاظِ دیگر عام حالات میں ایک نیک آدمی کی نیکی اسے قضاء و قدر کے قانون کی زد سے نہیں بچا سکتی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۴ء

ہمارے بزرگ

حضرت حافظ امام مسلم

(از مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مبلغ سلسلہ احمدیہ)

امام ابوالحسین محمد بن حجاج قشیری نیشا پوری ۲۰۶ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ ان کا سلسلہ نسب عرب کے مشہور قبیلہ بنی قشیر سے ملتا ہے۔ اس لئے ان کو قشیری کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں نیشاپور محدثین کا پایۂ تخت تھا۔ اس لئے امام صاحب کے ذہن کو اس ماحول نے بڑی حد تک جلا کا کام دیا۔ اور علامہ ذہبی کے قول کے مطابق چودہ برس کی عمر میں حدیث کی سماعت شروع کر دی۔ وطن کے محدثین میں سے محمد بن مہران۔ ابو منان سے سماعت کی۔ عراق میں حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو عبد اللہ بن مسلمہ قعینی سے فائدہ اٹھایا حجاز میں سعید بن منصور اور ابو مصعب کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ اور نیشاپور کے سفر میں امام بخاری سے بھی فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح مصر شام وغیرہ ممالک میں بھی حصولِ حدیث کے سلسلہ میں آتے جاتے رہے۔

امام صاحب کی طباعی اور ذہانت نے ترقی کی۔ اتنی منزلیں طے کیں۔ کہ اسحاق بن اهویہ جیسے امام فن بزرگ نے ایک دفعہ فرمایا۔ ای رجل يكون هذا۔ کہ خدا جانے یہ کس بلا کا شخص ہوگا۔ ابو قریش نے ان کو حفاظ اربعہ (ابو زرعہ۔ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن امام بخاری و امام مسلم) میں شامل کیا ہے۔

معاصرین میں باہمی چشمک اور رشک و حسد کا مادہ ہوتا ہے۔ لیکن امام مسلم رح ہمیشہ ان داغوں سے بچتے رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب مسلم کو خود ابو زرعہ رح کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ جن حدیثوں کو صحیح بتلاتے ان کو رہنے دیتے۔ اور جن پر تنقید کرتے۔ ان کو چھوڑتے جاتے۔ آپ بہت بڑے حق گو اور حق پرست تھے۔ جب امام محمد بن یحییٰ ذہلی نے لفظ بالقرآن کے قائلین کو اپنی مجلس میں آنے سے بند کر دیا۔ تو امام مسلم (جو اس عقیدہ کے خلاف تھے) بھی مجلس سے اٹھ کر چلے آئے۔ اور جس قدر احادیث کا قیمتی ذخیرہ امام ذہلی سے لکھا تھا۔ واپس کر دیا۔ اور امام بخاری کے پاس آکر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

آپ کے اخلاق کے متعلق مشہور ہے۔ کہ انہوں نے زندگی بھر کسی کی غیبت نہیں کی۔ نہ ہی کسی سے گالی گلوچ اور ہاتھا پائی کی ہے۔ آپ کی وفات کا واقعہ جس قدر افسوسناک ہے۔ اس سے زیادہ حیرت انگیز اور قابل توجہ ہے۔ کیونکہ اس سے آپ کی علمی شیفتگی کا پتہ لگتا ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ ایک دن آپ ایک مجلس مذاکرہ میں شریک فرما تھے۔ کہ کسی نے سوال کیا۔ مگر آپ کو اس کا جواب معلوم نہ تھا۔ آپ گھر تشریف لائے۔ اور کتب کی ورق گردانی شروع کر دی۔ ورق الٹتے جاتے اور ساتھ ہی ٹوکری میں رکھی ہوئی کھجوریں کھاتے جاتے۔ جب صبح حدیث ملی۔ تو کھجوروں کی بھری ہوئی ٹوکری بھی ختم تھی۔ جس سے پیٹ خراب ہو گیا۔ اور وفات ہو گئی۔ بہرحال امام صاحب نے ۲۵ رجب ۲۶۱ھ سوموار کے دن نیشاپور میں بوقت شام ۵۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ منگل کے روز جنازہ اٹھایا گیا۔ اور نیشاپور کے باہر نصر آباد میں دفن کئے گئے۔

آپ کی ساری زندگی تالیف و تصنیف میں گزری۔ اور بہت سی کتب مثلاً مسند کبیر۔ جامع کبیر۔ کتاب القرآن۔ کتاب الحدیث۔ کتاب اوہام المحدثین کتاب الطبقات۔ کتاب افراد الشامیین۔ کتاب العلل۔ کتاب التمیز۔ کتاب الوحدان۔ کتاب الافراد۔ کتاب مشائخ مالک۔ کتاب مشائخ ثوری۔ کتاب مشائخ شعبہ۔ کتاب المخضرمین۔ اور کتاب اولاد الصحابہ وغیرہ تصنیف کیں۔

لیکن ان سب سے اعلیٰ اور پایہ کی کتاب صحیح مسلم ہے۔ جو صحیح بخاری سے دوسرے نمبر پر مانی گئی ہے۔ اس کا انتخاب تین لاکھ احادیث میں سے کیا۔ اور ایسی حزم و احتیاط سے لکھا۔ کہ خود فرماتے ہیں۔ ما وضعت فی کتابی هذا الا بحجة وما اسقطت منه شیء الا بحجة۔

امام بخاری و امام مسلم اپنی کتاب میں احادیث صحیحہ کو بیان کرنے میں تو متفق ہیں۔ لیکن امام بخاری رح کی شرط اتصال بڑی کڑی ہے۔ امام مسلم نے اس میں کچھ نرمی اختیار کی ہے۔ آپ راوی و مروی عنہ میں صرف "معاصرت" کافی سمجھتے ہیں۔ "لقا" کو ضروری خیال نہیں کرتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے ایسی کڑی شرطیں پسند نہیں۔ جن سے حضور صلعم کی احادیث میں سے معدودے چند مرجع خواص و عوام بن جائیں۔ اور باقی کی طرف لوگوں کا رجحان نہ رہے۔

امام مسلم نے اپنی اس کتاب کے ابواب خود مقرر نہیں کئے۔ صرف احادیث بیان کی ہیں۔ لیکن احادیث کے مطالعہ سے اور ترتیب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابواب کی ترتیب ان کے ذہن میں ضرور موجود تھی۔ لیکن لفظاً ذکر مناسب نہ سمجھا۔ اور اپنی کتاب کو خالصتہً "حدیث کی کتاب" بنائے رکھنا مناسب سمجھا۔ اور مجتہد کے لئے محدث کے مقرر کردہ عنوانات (ابواب) کی تقلید کو لازمی قرار نہ دیا۔ ان دنوں صحیح مسلم کے نسخوں میں جو عنوانات ہیں۔*

* وہ سب ابواب امام نودی نے مقرر کئے ہیں

خصوصیات صحیح مسلم

صحیح مسلم بے شمار خصوصیات کی حامل ہے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

(۱) حسنِ ترتیب۔ (۲) امام مسلم احادیث کو محدثانہ حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس میں صرف بارہ تعلیقات ہیں۔ جبکہ امام بخاری احادیث پر مجتہدانہ نظر ڈالتے ہیں۔ اس لئے اسناد کے متصل ہونے کی طرف سے بے خبر ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بخاری میں بہت سی تعلیقات اور غیر مسند روایتیں ہیں۔

(۳) امام بخاری رح کو بعض راویوں کے نام و کیفیت میں اشتباہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کو دو الگ الگ نام تصور کر لیتے ہیں۔ لیکن امام مسلم کو اس قسم کا کوئی دھوکہ نہیں ہوا۔

(۴) امام بخاری رح کی احادیث میں تقدیم و تاخیر۔ حذف۔ اسقاط کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن مسلم میں اس قسم کی کوئی پیچیدگی نہیں۔

اس کتاب کی بہت سی مختصرات۔ مستخرجات اور شروح لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے سب سے مشہور شرح المنہاج للنودی ہے

تبصرہ

ضرورت علم القرآن

قرآن کریم مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے۔ جس کے اندر ان گنت خزانے مستور ہیں۔ لیکن جب تک قرآن کریم کو پڑھا نہ جائے اور اس پر غور و فکر نہ کیا جائے۔ اس وقت تک ان خزانوں کا پتہ نہیں چل سکتا۔ متذکرہ بالا رسالہ میں جو مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تصنیف ہے۔ تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ کہ ہمیں قرآن کریم کا علم کیوں حاصل کرنا چاہیئے اور اس علم سے ہمیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔ کتاب نہایت آسان زبان اور بہت شگفتہ پیرائے میں لکھی گئی ہے۔ اور بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ ان عظیم الشان فوائد کو جو قرآن کریم پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ خود قرآن کریم سے ثابت کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو اس کتاب کے خریدنے کی طرف کثرت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ قیمت صرف تین آنے۔ لیکن جو جماعتیں بغرض تقسیم سو سو سے زیادہ نسخے خریدیں گی۔ انہیں دو آنے فی نسخہ کے حساب سے دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

سوانح حیات

پاکستان کی نئی مرکزی کابینہ کے ارکان

میجر جنرل اسکندر مرزا وزیر امور داخلہ

میجر جنرل آنریبل اسکندر مرزا نے حکومت پاکستان کی مرکزی کابینہ کے ممبر کا جب سے حلف اٹھایا اس وقت سے وہ مشرقی بنگال کے گورنر نہیں رہے ہیں۔ انہیں امور داخلہ ریاستوں اور سرحدی علاقوں کا قلمدان وزارت تفویض کیا گیا ہے۔

میجر جنرل اسکندر مرزا جنہوں نے ۳۰ مئی ۱۹۵۴ء کو مشرقی بنگال کے گورنر کے عہدہ کا چارج لیا ہے۔ ایک اعلیٰ شخصیت زبردست انتظامی تجربہ اور انسانی مسائل کا گہرا علم رکھنے والے انسان ہیں۔

میجر جنرل اسکندر مرزا ۱۳ نومبر ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۹۱۶ء میں الفنسٹن کالج بمبئی میں داخل ہوئے۔ ابھی وہ بی اے میں پڑھ ہی رہے تھے کہ ۱۹۱۸ء میں سینڈ ہرسٹ رائل ملٹری کالج کے لئے کیڈٹ کی حیثیت سے منتخب ہوئے۔ سینڈ ہرسٹ میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۹ء میں بی۔ عز ازکے ساتھ ہندوستان واپس آئے۔ کہ برصغیر کے پہلے کیڈٹ تھے جو رائل ملٹری کالج سے فوج میں لئے گئے۔

جنرل مرزا ۱۹۲۱ء میں کیمرونینس (سکنڈ اسکاٹمش رائفلز) کوہاٹ میں شامل ہوئے۔ اور خداداد خیل کی فوجی مہم میں حصہ لیا۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک جھانسی میں پونا ہارس میں رہے۔ اور ۱۹۲۴ء میں وزیرستان کی فوجی مہم میں شریک ہوئے۔

۱۹۲۶ء میں انڈین پولیٹیکل سروس کے لئے منتخب ہوئے۔ اور ایبٹ آباد۔ بنوں۔ نوشہرہ اور ٹانک میں اسسٹنٹ کمشنر کی حیثیت سے کام کیا ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء تک ہزارہ اور مردان میں ڈپٹی کمشنر رہے اور ۱۹۳۶ء میں خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں ترقی پا کر پشاور کے ڈپٹی کمشنر ہو گئے۔ ۱۹۴۵ء میں اڑیسہ کی ریاستوں کے پولیٹیکل ایجنٹ ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں انہیں او۔بی ای اور ۱۹۴۵ء میں سی۔آئی۔ ای کا خطاب ملا ۱۹۴۶ء میں وزارت دفاع حکومت ہندوستان کے جوائنٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔

برصغیر کی تقسیم کے بعد میجر جنرل اسکندر مرزا وزارت دفاع حکومت پاکستان کے پہلے سیکرٹری مقرر ہوئے۔

میجر جنرل اسکندر مرزا جب ۳۰ مئی ۱۹۵۴ء کو مشرقی بنگال کے گورنر مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے ایڈمنسٹریشن کی از سر نو تنظیم کی۔ مشرقی بنگال کے حالیہ سیلاب میں انہوں نے ایسی خدمات انجام دیں جنہیں اس صوبہ کے ہر طبقہ نے سراہا۔

میجر جنرل اسکندر مرزا بہت اچھے کھلاڑی ہیں۔ اور انہیں گھوڑے کی سواری۔ نشانہ بازی اور گھوڑ دوڑ کا بڑا شوق ہے۔ موصوف رائل ملٹری کالج سینڈہرسٹ کی کرکٹ ٹیم میں کھیلتے تھے

مرزا ابوالحسن اصفہانی وزیر صنعت و تجارت حکومت پاکستان

مسٹر مرزا ابوالحسن اصفہانی جو نئی مرکزی کابینہ میں وزیر صنعت و تجارت مقرر ہوئے ہیں بہت تجربکار سیاست دان اور تاجر ہیں۔ اور ان کو پاکستان کے سیاسی و تجارتی دونوں حلقوں میں بلند مقام حاصل ہے موصوف کی عمر ۵۲ سال ہے۔ اور وہ ایک مستعد اور سرگرم مدبر ہیں۔ موصوف پاکستان میں اپنی نئی ذمہ داریوں کو قبول کرنے سے قبل برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر تھے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پاکستان کے پہلے سفیر کی حیثیت سے مسٹر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی نے اپنے فرائض اس عمدگی اور خوبی سے انجام دیئے۔ کہ اسے پاکستان میں بھی اور پاکستان کے باہر بھی بہت سراہا گیا۔ مسٹر اصفہانی نے اپنی سفارت کے دوران میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے پہلے مستقل وفد کی قیادت بھی کی تھی۔ موصوف نے امریکہ میں اپنے عہدہ کی میعاد پوری کرنے کے بعد ایک اور بہت اہم ذمہ داری قبول کی یعنی وہ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے۔

موصوف نے کیمبرج میں تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۹۲۴ء میں لندن سے وکالت کی سند حاصل کی موصوف ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک بنگال کی مجلس قانون ساز کے رکن ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء تک صدر مسلم ایوان تجارت کلکتہ (۱۹۴۷ء میں) رکن مجلس دستور ساز پاکستان اور ۱۹۴۷ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کے نائب صدر تھے تقسیم ہند سے قبل کافی عرصہ تک موصوف کل ہند مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے

آنریبل چوہدری محمد علی وزیر مالیات و اقتصادی امور مہاجرین و بحالی و امور کشمیر

محض اپنی قابلیت کی مدد سے کالج کے ایک عام اور سادہ مزاج لیکچرر سے ترقی کر کے وزیر مالیات کے عہدہ تک پہنچ جانا۔ یہ ہے چند الفاظ میں مسٹر محمد علی کے حالات زندگی کا خلاصہ۔

مسٹر محمد علی کے والد چوہدری خیر الدین مرحوم تھے۔ ۱۵ جولائی ۱۹۰۵ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ جو اب مشرقی پنجاب کا ایک شہر ہے۔ موصوف نے لاہور میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۹۲۷ء میں پنجاب یونیورسٹی میں ایم۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کا تعلیمی زمانہ بڑا شاندار رہا اور تمام امتحانات میں وہ اول رہے۔ ایم۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد انہوں نے کچھ عرصہ تک اسلامیہ کالج لاہور میں کیمسٹری کے لیکچرر کی حیثیت سے کام کیا۔

مسٹر محمد علی کیمسٹری میں اعلیٰ ریسرچ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت نے ان کے لئے ایک اور راہ مقرر کر رکھی تھی۔ جس پر گامزن ہوکر انہیں ایک قوم کا مستقبل سنوارنے اور دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کی ایڈمنسٹریشن کی تنظیم کرنے کا اہم کام انجام دینا تھا۔

موصوف ۱۹۲۸ء میں انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس میں شامل ہوئے۔ جلد ہی ان کی قابلیت کا اعتراف کیا گیا۔ اور ۱۹۳۲ء میں وہ اکاؤنٹنٹ جنرل کی حیثیت سے بہاولپور بھیجے گئے جہاں انہوں نے کامیابی کے ساتھ ریاست کا مالی نظام مستحکم بنیادوں پر قائم کیا۔ اور اس قرضہ کی ادائیگی کا انتظام کیا جو ریاست پر حکومت ہندوستان کی جانب سے واجب الادا تھا۔

۱۹۳۶ء میں حکومت ہندوستان کے وزیر مالیات سر جیمز گرگ کے پرائیویٹ سیکرٹری ۱۹۳۸ء میں محکمہ مالیات کے انڈر سیکرٹری ۱۹۳۹ء میں ڈپٹی فنانشل ایڈوائزر اور بعد ازاں ملٹری فنانس کے جوائنٹ فنانشل ایڈوائزر اور سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل فنانشل ایڈوائزر مقرر ہوئے۔ موصوف پہلے ہندوستانی تھے۔ جو ۱۹۴۵ء میں وار اینڈ سپلائی کے فنانشل ایڈوائزر مقرر ہوئے۔

۱۹۴۲ء کے نازک ترین دنوں میں انہیں حکومت ہندوستان نے مشرق وسطیٰ میں محاذ جنگ کا معائنہ کرنے بھیجا۔ جہاں انہوں نے العالمین طبروق اور ایران کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۹۴۵ء میں وہ ان اشیاء کے متعلق جن کی ہندوستان میں کمی تھی۔ معاہدہ کے لئے گفت و شنید کرنے کی غرض سے حیدری مشن کے ایک رکن کی حیثیت سے برطانیہ گئے ۱۹۴۶ء میں وہ ہاربیڈ مشن کے رکن کی حیثیت سے ریاستہائے متحدہ امریکہ گئے۔

تقسیم ملک کے بعد

جون ۱۹۴۷ء میں مسٹر محمد علی تقسیم کونسل برائے ہند و پاکستان کی اسٹیرنگ کمیٹی کے رکن مقرر ہوئے اور اس حیثیت سے انہوں نے پاکستان کے لئے شاندار خدمات انجام دیں اگر وہ نہ ہوتے تو حکومت کی تقسیم کا کام انجام دینا مشکل ہو جاتا قیام پاکستان کے بعد مسٹر محمد علی حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے۔ اور اس عہدہ پر اگست ۱۹۴۷ء سے ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء تک فائز رہے۔

۱۹۴۸ء میں پاک و ہند اختلافات کے متعلق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کیلئے انہیں پاکستان کا متبادل نمائندہ مقرر کیا گیا۔ اور انہوں نے جنوری تا آخر اپریل ۱۹۴۸ء یہ فرائض انجام دیئے۔

مسٹر محمد علی اکتوبر ۱۹۴۸ء میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان مرحوم کے ہمراہ وزیر وزرائے اعظم دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شریک ہونے لندن گئے۔

۵۳-۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۴ء میں دولت مشترکہ کے وزرائے مالیات کی کانفرنس میں پاکستان کے وفد کی قیادت کی۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء تک واشنگٹن میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور بین الاقوامی بنک برائے ترقی و تعمیر نو کے ہر سالانہ اجلاس میں شریک ہوتے رہے

۱۹۵۱ء سے منصوبہ کولمبو کی دولت مشترکہ کی مشاورتی کمیٹی کے سالانہ اجلاسوں میں پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ موصوف کو سائنس اور فلسفہ کے مطالعہ کا شوق ہے۔ مسٹر محمد علی کی اہلیہ امرتسر کے ڈاکٹر محمد اکمال کی صاحبزادی رضیہ سلطانہ ہیں [illegible] ایک صاحبزادی

(اسی طرح ... صاحبزادے ... ایک صاحبزادی) [illegible]

احباب کی فوری توجہ کے قابل

منکرین حدیث کے رسالہ طلوع اسلام اور مودودیوں کے رسالہ ترجمان القرآن میں سلسلہ احمدیہ کی بلاوجہ مخالفت کی جا رہی ہے۔ ان رسالوں کے اعتراضات کے جوابات بالالتزام شائع کرنے کے لئے رسالہ الفرقان میں انتظام کیا گیا ہے۔ احباب جماعت میں سے اہل قلم اصحاب بھی اس طرف توجہ فرمادیں۔ نیز احباب کو بکثرت رسالہ الفرقان کی خریداری منظور کر کے ان رسالہ جات کے جوابوں سے آگاہ ہونا چاہیئے۔ نیز دوسرے خدا ترس اصحاب کے نام بھی رسالہ الفرقان جاری کروانا چاہیئے۔ رسالہ الفرقان کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

ولادت

برادرم محمد صادق صاحب اکونٹنٹ محمد آباد سٹیٹ سندھ کو مورخہ ۲۵ ماہ ۱۱ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے۔ اور نیک اور صالح بنائے

(محمد اسمٰعیل اسلم کارکن دفتر وکیل المال ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

(۱) ہمارے علی محمد صاحب سیکرٹری مال بیس۔ ڈی رسول ضلع گجرات بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) محمد الدین صاحب چک ۱۰۱ جنوبی بگرودھا بواسیر سے ایک لمبے عرصہ سے بیمار رہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

ضلع مظفرگڑھ (بہار) میں مسلمانوں کے دو دیہات پر حملہ
ایک سو اسی مکانوں کو نذر آتش کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۸ر اکتوبر:۔ بہار ضلع مظفر گڑھ کے دو دیہات میں اُنیس اکتوبر کو ایک فرقہ دار فساد کے نتیجہ میں سات مسلمان ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ان دیہات کی مسلم آبادی پر پانچ ہزار افراد پر مشتمل جلوس نے پولیس کی موجودگی میں حملہ کیا۔ تقریباً چار گھنٹے تک لوٹ مار اور آتشزدگی کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک سو اسی کے قریب مکانوں کو لوٹنے کے بعد آگ لگا دی گئی۔ حکومت نے پچیس ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ مذکورہ دیہات پر عائد کر دیا ہے۔

مصر کے وزیر اعظم جمال عبدالناصر پر
قاتلانہ حملہ کی ناکام کوشش

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر:۔ وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبدالناصر معاہدۂ سویز کے موضوع پر ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ کہ ہلاک کرنے کے ارادے سے پانچ گولیاں چلائی گئیں۔ لیکن موصوف بال بال بچ گئے۔ پولیس نے مبینہ ملزم بیس سالہ نوجوان محمود عبداللطیف کو حراست میں لے لیا۔ تفتیش کے بعد یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ محمود عبداللطیف اخوان المسلمون کا ایک رکن ہے۔ چنانچہ کرنل ناصر کے حق میں نعرے لگانے والے مشتعل مظاہرین نے اخوان کے دفتر کو آگ لگا دی۔ حکومت مصر نے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔ تاکہ ملک میں خونریزی نہ ہو۔

وزیر اعظم مصر جمال عبدالناصر پر گولی چلانے کے الزام میں جن بارہ افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے چار کو اس قاتلانہ حملہ کی منصوبہ بازی کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔ پولیس کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم مصر پر گولی چلانے سے پہلے ایک تیس سالہ پلمبر ایک پچیس سالہ جہازی کارکن ایک اٹھائیس سالہ پیغام رساں اور ایک مزدور نے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر منصوبہ بنایا۔ پولیس کا کہنا ہے۔ کہ گولیاں پلمبر نے چلائیں۔ گرفتاری کے بعد تلاشی پر ان میں سے ایک کے پاس سے ریوالور برآمد ہوا۔ گرفتار شدگان میں سے ایک کمرے کی تلاشی لینے پر معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے کرنل عبدالناصر کی اسکندریہ میں نقل و حرکت کی تفصیلات حاصل کر لی تھیں۔

کرنل ناصر سے کوئی پندرہ گز کے فاصلہ پر حاضرین کی دوسری قطار میں سے گولی چلائی گئیں۔

جب عوام کو معلوم ہوا کہ اس سازش میں اخوان المسلمون کا ہاتھ ہے۔ تو انہوں نے اخوان المسلمون کے دفتر کے سامنے مظاہرے کئے۔ ان مشتعل مظاہرین کی تعداد بڑھتی رہی۔ اور انہوں نے دفتر کو نذر آتش کر دیا۔ مصر میں مذکورہ جماعت حکومت کے خلاف عرصے سے سرگرم عمل ہے۔ انہیں سرگرمیوں کی بناء پر سال رواں کے آغاز میں اس پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔

مسلح فوجی دستے ان مظاہرین کے جذبات فرو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو یہ نعرے لگا رہے ہیں۔ "اخوان المسلمون مردہ باد" اور "کرنل ناصر زندہ باد"۔

کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان فضائی سروس

ڈھاکہ ۲۸ر اکتوبر:۔ ڈھاکہ اور کلکتہ کے درمیان فضائی سروس جو کل موسم کی خرابی کے باعث معطل کر دی گئی تھی۔ آج صبح سے پھر جاری کر دی گئی ہے۔ مطلع ابھی بالکل صاف نہیں ہوا۔ آج صبح بوندا باندی ہوتی رہی۔ کل پورے مشرقی بنگال میں بارش ہوئی تھی۔

مصر بیرونی ممالک سے بھاری اسلحہ برآمد کریگا

سکندریہ ۲۸ر اکتوبر:۔ وزیر اعظم لفٹیننٹ کرنل جمال عبدالناصر نے کل بتایا ہے۔ کہ اس سال مصر باہر سے بھاری اسلحہ منگوائے گا۔ جو وہ خود تیار نہیں کر سکتا۔

وزیر اعظم نے یہ اعلان مصطفیٰ کمال بیرکس سکندریہ میں ان فوجی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جو اینگلو مصری معاہدہ سویز کے سلسلہ میں انہیں مبارکباد دینے آئے تھے۔

سویز کے معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ناصر نے کہا۔ یہ ایک نہایت پرانی اُمنگ تھی۔ جو بالآخر پوری ہو گئی ہے۔ آپ نے افسروں سے کہا۔ کہ فوجی ذمہ داریاں دوگونا ہیں۔ یعنی ملک کو غیر ملکی جارحیت سے بچانا اور مصر کے سابقہ حکمرانوں کو پھر سے برسر اقتدار آنے سے روکنا۔ تاکہ مصر آزاد رہ سکے۔

پودوں کو بیماریوں سے بچانے کی مہم

حکومت بہاولپور کے محکمہ زراعت نے فصل ربیع کے بوئے جانے سے پہلے پودوں کی بیماریوں کے خلاف مہم جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مرکزی حکومت کے محکمہ زراعت کے دو فنی ماہروں کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اور صادق آباد اور خان پور اور رحیم یار خان کی تحصیلوں میں پودوں کے معالجہ کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں گیہوں اور جو کے ۸ ہزار من بیج کو دوا کے ذریعہ بیماریوں سے متاثر نہ ہو سکنے کے قابل بنایا جائے گا۔ اور اس کا کوئی معاوضہ کاشتکاروں اور زمینداروں سے نہیں لیا جائے گا۔

محکمہ زراعت نے اس سلسلہ میں ایک اپیل بھی جاری کی ہے۔ جس میں کاشتکاروں اور زمینداروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ حکومت کی اس سکیم سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

دستوریہ کے سابق صدر کی طرف سے رہبر کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے پر اصرار

کراچی ۲۸ر اکتوبر:۔ دستور ساز اسمبلی کے چند کانگرسی اور مسلم لیگی ارکان نے آج اسمبلی میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں پولیس نے روک لیا۔ اور اندر جانے کی اجازت نہیں دی یہ کارروائی وزارت داخلہ کی واضح ہدایات کے پیش نظر کی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر جنرل کی جانب سے ہنگامی صورت حال کے اعلان اور وزارت داخلہ کی جانب سے اس تشریح کے بعد دستور ساز اسمبلی اب اپنی کارروائی جاری نہیں رکھ سکتی۔ اسمبلی کے ارکان اب اس کے رکن باقی نہیں رہے۔

اس سے پہلے اسمبلی کے محافظ عملے کو ہدایت کر دی گئی تھی۔ کہ اسمبلی کے ارکان کوئی اجلاس منعقد کرنے کے لئے آئیں۔ تو انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

مسودہ کمیٹی کے بعض ارکان نے ۲۵ر اکتوبر کو اپنی کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس نے دستور ساز اسمبلی کے عملے کو عجیب کشمکش و پیچ میں مبتلا کر دیا۔ لیکن وزارت داخلہ کے اس اعلان کے بعد صورت حال واضح ہو گئی ہے۔ اور دستوریہ کے اس اجلاس کے متعلق بھی کسی قسم کا شک باقی نہیں رہا۔ جس کے انعقاد کا اعلان گورنر جنرل کے اعلان سے پہلے ہو چکا تھا۔

دستور ساز اسمبلی کے صدر مولوی تمیز الدین خان دستوریہ کی رہبر کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے پر اصرار کر رہے ہیں۔ لیکن ارکان کا رویہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے صدر اور نائب صدر کی تنخواہوں کی ادائیگی کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ تنخواہیں انہیں دستوریہ کے رکن کی حیثیت سے ملتی تھیں۔

وزارت داخلہ کی تشریح سے قبل ۲۵ر اکتوبر کو دستور ساز اسمبلی کی مسودہ کمیٹی کا ایک اجلاس کمیٹی روم میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں دستوری بل کا مسودہ مکمل کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں معطل دستوریہ کے صدر مولوی تمیز الدین خان سردار عبدالرب نشتر مسٹر دھریندر ناتھ دت اور مسٹر فضل الرحمٰن شریک ہوئے تھے۔ اس اجلاس کو کمیٹی کا آخری اجلاس بیان کیا گیا تھا۔

عام طور پر توقع کی جاتی تھی۔ کہ موجودہ حالات کے پیش نظر کمیٹی کا اجلاس منعقد ہی نہیں ہوگا۔ لیکن اجلاس کے مقررہ وقت پر مولوی تمیز الدین خان کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کے لئے پہنچ گئے اور کوئی تشریح نہ ہونے کے پیش نظر اجلاس ڈیڑھ گھنٹے تک ہوتا رہا۔

ڈیزل انجنوں کے فنی ماہروں کی تربیت

کراچی ۲۸ر اکتوبر:۔ کراچی چھاؤنی ریلوے سٹیشن کے قریب ایک سکول کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ جہاں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ملازمین کو ڈیزل لوکوموٹو انجنوں کے متعلق ہر قسم کی تربیت دی جائے گی۔

سکول کے لئے ایک سو ساٹھ فٹ طویل اور چالیس فٹ عریض عمارت میں ضروری ردوبدل کئے جا رہے ہیں۔ لائبریری کے افسروں کے لئے ریل کی شکل کا علیحدہ بلاک بنایا جائے گا دو پاکستانی فنی ماہر اور ایک امریکی مشیر بھی عملے میں شامل ہوں گے۔

اسلحہ سازی ترک کرنے کی تجویز

نیویارک ۲۸ر اکتوبر:۔ مغربی طاقتوں اور سوویٹ یونین کے نمائندے کل رات اس بات پر متفق ہو گئے کہ بھارت نے جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تخفیف اسلحہ کنونشن پر سمجھوتہ نہ ہونے تک اسلحہ سازی ترک کر دینے کے مطالبہ کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اسے پر فی الحال رائے شماری نہ کی جائے۔

بھارت اور چین کے مذاکرات میں بڑی حد تک اتفاق رہا ہے

چین کی اقوام متحدہ میں شمولیت ضروری ہے (پنڈت نہرو)

پیکنگ ۲۸ اکتوبر۔ وزیراعظم ہندوستان مسٹر جواہر لال نہرو نے اعلان کیا۔ کہ میرے اور وزیراعظم چین مسٹر چو این لائی کے درمیان مذاکرات میں بہت بڑی حد تک اتفاق رہا ہے۔ مسٹر نہرو ایک پریس کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔ مسٹر نہرو نے غیر ملکی اخبارات کی ان خبروں کی سختی کے ساتھ تردید کی۔ کہ ان کے اور چینی وزیراعظم کے درمیان گہرے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ مسٹر نہرو نے اعلان کیا کہ میرا یہ یقین ہے۔ کہ میرے اس دورے سے نہ صرف دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے میں مدد ملے گی۔ بلکہ اس سے دنیا میں قیام امن کو بھی تقویت حاصل ہوگی۔ مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ ہم ہندوستانی اور چین کے عوام دونوں امن کے خواہشمند ہیں کیونکہ ترقی کے لئے یہ ایک بنیادی سبب ہے۔ اور ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس خواہش کو پورا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ کچھ امور میں ہمارے مسائل ایک ہیں۔ اور جن حالات کا ہمیں سامنا ہے۔ وہ بھی ایک جیسے ہیں۔ ہم ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

ہندوستان کے وزیراعظم نے مختصراً ان مسائل کا ذکر کیا۔ جو آج چین کے بڑے مسائل ہیں۔ ان میں سے ایک فارموسا کا مسئلہ ہے۔ مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ اس وقت ہندوستان کے لئے کوئی ایسی راہ نہیں۔ کہ وہ فارموسا کے سوال پر کچھ کر سکے۔ تاہم مجھے امید ہے۔ کہ یہ مسئلہ پر امن طور پر طے ہو جائے گا۔ کوریا کے بارے میں مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ مسئلہ جنیوا کانفرنس کے بعد ختم ہو گیا ہے۔ اس سوال پر مذاکرات جاری رہنے چاہئیں۔ مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ ہم عالمی امن کے پیش نظر یہ محسوس کرتے ہیں کہ ادارہ اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت ضروری ہے۔

سیلاب زدگان کی امدادی کمیٹی کو اب تک فیاضانہ عطیات موصول ہو رہے ہیں

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ مشرقی بنگال اور پنجاب کی امدادی سیلاب کمیٹی کو اب تک فیاضانہ عطیات وصول ہو رہے ہیں۔ کراچی کے چیف کمشنر مسٹر اے ٹی نقوی نے ۵۰۸ ، ۷ روپے اس فنڈ میں بھیجے ہیں۔ یہ آخری قسط ہے۔ جو ان کی طرف سے وصول ہوئی ہے۔ اب تک اس فنڈ میں کراچی کی طرف سے پانچ لاکھ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ پچیس ہزار روپے حکومت آزاد کشمیر نے بھیجے ہیں۔۔ ۲۷۱۸ روپے حیدر آباد کے تاجروں کی انجمن نے بھیجے ہیں۔ پانچ سو روپے سانگھڑ سے اور پانچ سو روپے کویت سے دو پاکستانیوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔ حکومت ہالینڈ نے ۱۵۸۲۲ روپے مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے اور اتنے ہی روپے پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے بھیجے ہیں۔ بیگم ملک محمد اسحاق نے دونوں علاقوں کے مصیبت زدگان کے لئے پانچ پانچ سو روپے بھیجے ہیں۔

سکندر مرزا کی طرف سے امریکی طبی مشن کا شکریہ

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کو طبی امداد پہنچانے والے امریکی طبی مشن کو سابق گورنر مشرقی بنگال میجر جنرل سکندر مرزا کی طرف سے شکریہ کا تار بھیجا گیا ہے۔ تار میں کہا گیا ہے۔ کہ انکی امداد کی وجہ سے ہیضہ کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں پچھلے سالوں کی نسبت بہت کمی ہو گئی۔ پچھلے سال ہیضہ سے مرنے والوں کی تعداد پانچ سو کے قریب تھی۔ لیکن اس سال اگست میں ۹۰ کے قریب اموات ہوئیں۔

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ صدر آئزن ہاور نے حبشی نسل کے ایک شخص بنجمن یا مرس کو امریکی ہوائی فوج کا بریگیڈیر جنرل مقرر کیا ہے۔ یہ پہلا حبشی ہے۔ جسے بریگیڈیر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔

مریخ زمین کے نزدیک آرہا ہے

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ فلکیات کے ایک ماہر ڈاکٹر سیلفر نے کہا۔ کہ مریخ میں زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے جنوبی افریقہ میں اس سیارہ کے بیس ہزار فوٹو لئے ہیں۔ اور انہی کی بنیاد پر انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ ۲۷ انچ کی دوربین سے انہوں نے جو فوٹو لئے ان سے اس سیارہ پر نیلے دھبے نشانات کا پتہ چلتا ہے۔ ڈاکٹر سیلفر مریخ کی عالمی ریسرچ کے پروگرام کے سلسلے میں جنوبی افریقہ گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ سنہ ۱۹۴۱ء کے مقابلہ میں مریخ زمین کے بہت قریب آگیا ہے۔ سنہ ۱۹۵۶ء میں وہ اور نزدیک آجائے گا۔ اور سنہ ۱۹۷۱ء میں زمین سے اس کا فاصلہ تین کروڑ پچاس لاکھ میل رہ جائیگا۔ مسٹر سیلفر کو اس بات پر شبہ ہے۔ کہ مریخ میں ایسے ہی جاندار ہیں۔ جیسے کہ زمین پر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں آکسیجن اور پانی کی کمی ہے۔

بلوچستان ریاستی یونین کی طرف سے گورنر جنرل کے اقدام کا خیر مقدم

کوئٹہ ۲۸ اکتوبر۔ بلوچستان کی ریاستی یونین کی طرف سے ملک کو مستحکم کرنے کے لئے گورنر جنرل کے اقدام کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ یونین کے ایک اجلاس میں کہا گیا۔ کہ بلوچستان کی ریاستوں کی حکومتوں کی رائے میں نئی کابینہ کے ہاتھوں میں ملک کا مستقبل محفوظ رہے گا۔ یونین کی طرف سے نئی حکومت کو تمام معاملات میں پورے تعاون اور امداد کا یقین دلایا گیا ہے۔

لاہور کے بالمیکوں کی طرف سے دیوالی کا تہوار

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ لاہور کے بالمیکوں کی طرف سے پورے جوش و خروش سے منگل کو دیوالی منائی گئی۔ اور ان کے مسلمان پڑوسیوں نے اس خوشی میں ان کا ساتھ دیا۔ ایک جلوس نکالا گیا۔ اور بھجن گائے گئے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ جاپان کے وزیراعظم مسٹر یوشیدا لندن میں آٹھ روزہ قیام کے بعد آج امریکہ روانہ ہو گئے۔

پاکستان میں سگرٹ کا کارخانہ

پشاور ۲۸ اکتوبر۔ صوبہ سرحد میں سگرٹ بنانے کا ایک کارخانہ اگلے سال اکتوبر سے کام شروع کر دے گا۔ اس کارخانہ کے لئے مردان پریمیر شوگر ملز کے قریب جگہ پسند کر لی گئی ہے۔ اس پر اندازاً ایک کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ جب یہ کارخانہ پورے طور پر کام شروع کر دے گا۔ تو اس میں سالانہ ڈیڑھ ارب سگرٹ تیار ہوں گے۔ اور ان پر ساٹھ لاکھ پونڈ سے زیادہ تمباکو صرف ہوگا۔

سمندری لہروں کی طاقت کو کام میں لایا جائیگا

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ برطانی سائنسدان اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ سمندر کی لہروں کی طاقت سے کام لیا جائے۔ فی الحال یہ طاقت ضائع ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں جو ریسرچ ہو رہی ہے۔ اس کا مقصود یہ ہے کہ بریک واٹر (وہ پشتے جو سمندر کی لہروں کا زور کم کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں) کے ڈیزائن میں اصلاح کی جائے۔ اور سمندر کی لہروں سے بچاؤ کے لئے دوسرے طریقے اختیار کئے جائیں۔ شاہی بحریہ کے ماہرین نے اس غرض سے ایک مقیاس الامواج بنایا ہے۔ نئے آلہ کے ذریعہ جو تحقیق کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانی جہاز "ڈسکوری" ۲ کو دس فٹ اچھالنے کے لئے سمندر کی موجیں بیس ہزار ہارس پاور استعمال کرتی ہیں۔ نئی ایجاد کی بدولت اس طاقت کو کام میں لایا جائے گا۔